

نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۶

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول عہ۶

نمبر ۳۵ - جلد ۱۰

لودیانہ ۳۱ اگست ۱۸۸۲ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

قاہرہ اور قسطنطنیہ کے درمیان کی تار کاٹی گئی ہی = **نہر** سویز کی جہازرانی قطعی بند کی گئی ہی = **ہندوستانی** فوج مصر مین پہنچی اور جنگ میں مصروف ہوگئی ہی = **عربی** پاشا کے دستخطی اشتہارات تمام مصر کے دیار و امصار میں بترغیب جہاد مشتہر ہو رہے ہیں = **درویش** اور ملا لوگ کھلم کھلا جہاد کے لئے اکساتے پھرتے ہیں = **سلطان** روم کی فوج جو روانگی مصر کے واسطے تیار ہوئی تھی اُسکو حکم ہوا ہی کہ تا حکم ثانی روانہ نہو = **عربی** پاشا نے زار روس کو لکھا ہی کہ اگر آپ اسوقت امداد دیوین تو مین آپ کے ماتحت ہوکر مصر پر بخوبی قبضہ کر لونگا = **سلف** گورنمنٹ کے احکام واسطے تقرری ممبران کے جاری ہو گئے = **انگریزی** فوج کا قبضہ میٹھے پانی پر استحکام کے ساتھ ہوگیا ہی = **عربی** پاشا نے مقام کافر میاور کو چھوڑ دیا ہی = **روس** کی طرف سے ایک سفارت وسط ایشیا کی طرف روانہ ہوئی ہی = **معزول** شاہ زولو کو تخت واپس دیا جاویگا = **شملہ** میں حضور گورنر جنرل ہند کی گاڑی میں عرضیاں پھینکتے ہوئے دو شخص گرفتار کئے گئے = **علاوہ** ۲۷ جہاز کے گورنمنٹ ہند نے مصر کو فوج روانہ کرنے کی غرض سے ۸ جہاز اور کرایہ پر لئے ہیں = **انگریزی** ایجنٹ نے سویز میں فوج کی باربرداری کے واسطے تین ہزار اونٹ جمع کئے ہیں = **آخرکار** یہ بات قرار پائی ہی کہ روم کی فوج کو مصر میں نہ گھسنے دیا جاوے = **ہندوستانی** فوج کیواسطے ۴ ہزار خچریں ہندوستان سے مصر کو روانہ کی گئی ہیں = **قاہرہ** میں تو خدیو کے رشتہ دار تک عربی پاشا کے دوست اور حمایتی ہوگئے ہیں = **سامان** جنگ عربی پاشا کیواسطے قاہرہ سے بکثرت آرہا ہی = **ہندوستان** میں کسیکو معلوم نہیں ہی کہ عربی پاشا کے پاس اسوقت کسقدر فوج ہی مگر ولایت سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکے پاس ایک لاکھ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ ہی = **اخبار** ٹائمز کو خبر ملی ہی کہ قاہرہ کے گرد نواح کے مقامات ٹانٹا منصورہ - زگیزگ میں بہت سے عیسائی قتل کئے گئے ہیں = **موجودہ** تجویز کے بموجب ہندوستان کی فوج مصر میں ۳ ماہ تک رہیگی اور اس عرصہ میں ایک کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ اُسپر خرچ ہوگا = **نواب** صاحب بہاولپور نے ایک ہیرا ۵ لاکھ روپیہ کو خریدا ہی = **یروسلم** میں یہودیوں کا بڑا امام مر گیا = **قسطنطنیہ** میں شیخ الاسلام کے طرفدار بڑے زور شور سے کمیٹیاں کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جہانتک ہوسکے عربی پاشا کی امداد زرچندہ سے کیجاوے = **افواہ** ہی کہ سلطان روم کو شیخ الاسلام نے مجبور کیا ہی کہ خفیہ طور سے عربی پاشا کی معاونت کیجاوے = **فرانس** کی فوج انگریزوں کی طرفداری میں مصر کی جانب روانہ ہوگئی ہی = **اسٹریا** والے فرانس کو کہتے ہیں کہ تمنے کس وعدہ پر انگریزوں کا ساتھ دینا منظور کیا ہی = **مکہ** کے حاجیوں کو بلا فیس کے پروانہ راہداری کا دیا جاتا ہی = **پنجاب** کے اکثر اضلاع میں ہفتہ حال میں بخوبی بارش ہوگئی ہی = **امیر** کابل ایوبخان کے حملہ کے روکنے کیواسطے جنگی سامان جمع کر رہا ہی = **جاپان** کی رعایا سلطنت جمہوری کے قایم ہونے کی خواہش ظاہر کر رہی ہی = **بنگال** احاطہ میں نیل کی فصل تباہ ہوگئی ہی = **میسور** کا دارالسلطنت بنگلور میں مقرر ہوگا = **بیماری** مویشیان سے اسٹریا میں ۱۵ ہزار جانور مر گئے ہیں = **ایک** روسی جہاز چاء سے لدا ہوا سویز کے متصل مع دو سو آدمیوں کے غرق ہوگیا ہی = **سلیم** میں اہل ہنود اور اہل اسلام کے درمیان فساد ہو پڑا ہی = **سمرنا** میں ۱۹ جولائی کی رات کو ایک آگ لگی جسکے صدمہ سے ۷۰۰ مکان ایک گھنٹہ کے اندر اندر جلکر خاک سیاہ ہوگئے = **چین** کی طرف سے بھی ایک سفارت روس کی طرف روانہ ہوئی ہی = **سلطان** روم نے اشتہار دیدیا ہی کہ سلطنت روم کی ہلچل رفع ہوکر امن و امان ہوگیا ہی = **جنگ** جو ۲۸ اگست کو اتوار کے روز ہوا تھا اُسمین فوج انگریزی نے بڑی بھاری فتح حاصل کی ہی = **سردار** کلسیا نے گورنمنٹ ہند میں جنگ مصر میں امداد دینے کے واسطے درخواست کی ہی = **مقام** قیس علاقہ مصر میں ۲۶ اگست کو سر گارنٹ ولسلی صاحب کی ماتحت فوج نے عربی پاشا کی فوج پر بڑے زور سے حملہ کرکے شکست دی = **عربی** پاشا کے فوجی افسر ملازمت سے انکار کرکے بھاگے جاتے ہیں = **سلطان** نے عربی پاشا کا باغی ہونا منظور کرلیا ہی = **جنرل** علی صاحب کی فوج نے مقام کفرداور

نور افشاں

—تازہ اخبارات تار برقی آمدہ مصر سے معلوم ہوا کہ روم میں ایک جدید ہوا پھیل گئی ہے۔ یعنے کہاں تو باب عالی عربی پاشا کو باغی ہی مشتہر کرنے میں حیل وحجت کر رہا تھا یا اب یکایک اُسکو باغی ٹھہرایا جانا منظور بھی کر لیا ہے حتی کہ جنگی عہد وپیمان مجوزہ انگلنڈ قبول کیا ہے۔ اگر پیشتر ہی روم امور مذکورہ بالا کو مان لیتا تو یہہ تکالیف جواب سرزد ہوئی ہیں عاید نہ ہوتیں۔ اور اب یقین ہے کہ اگر پھر کوئی روک ٹوک نہ ہو تو رومی فوج فوراً مصر میں داخل ہوگی +

اسوقت ہمارے مقامات عمدہ حالت پر ہیں اور نہر سویز کا تمام طول محفوظ ہے۔ سرگارنٹ وسلی صاحب نے کچھ فتح حاصل کی ہے۔ مقام کفر دوار جسکی بابت بڑا گمان تھا کہ وہ مستحکم جگہہ ہے سو اب وہاں سے بھی عربی پاشا کی فوج چلی گئی ہے۔ اور قاہرہ کا دوسرا راستہ یعنے اسماعیلیہ سے بھی انگریزی فوج کی پیشقدمی میں کسیطرح کی روک ٹوک نہ ہوگی۔ اسحالت میں رومی فوج کا مصر میں آنا اُن شرایط کے مطابق جو انگلنڈ و یورپ کے بڑے بڑے سلاطین نے تجویز کی تھیں عمدہ موقع پر نہ ہو سکا۔ اب ہم اگر نہر سویز پر قابض رہیں اور شیرین پانی کی نہر سے پانی دستیاب ہونیکا بندوبست کریں تو ہم مقام زگزیگ اور بنہا کی طرف پیشقدمی کرکے باقی ماندہ کام روم کے حوالہ کر سکتے ہیں۔ انگلستان نے اب ظاہر کر دیا ہے کہ وہ مشرق سے راہ ورابطہ کی سڑک کو محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ اور یہہ امر بہ نسبت قاہرہ پر قبضہ کرنیکی تعریف حاصل کرنیکے زیادہ وقعت کے لایق ہے کیونکہ اول ہی سے انگلستان کا خیال مصر کو فتح کرنیکا نہ تھا +

—ہمکو اخبار انگلشمین سے معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ ریوان کی ریاست میں دریائے جوہلا اور اُمریا کی وادی میں ایک بیش قیمت کوئلہ کی کان برآمد ہوئی ہے ہندوستان میں کوئلہ کی کان کا نکلنا ایک نئی اور عجیب بات ہے اس نایابی کے باعث اگر ہم کہیں کہ سونے کی کان نکلی ہے تو بجا ہے۔ اور طرفہ امر یہہ ہے کہ یہہ کان ایک دیسی افسر متعلقہ جیولاجیکل سروے یعنی بابو ہیرالال صاحب نے معلوم کی ہے +

یہہ افسر ہمارے مشن اسکول لودیانہ کے تعلیم یافتہ ہیں۔ صاحب موصوف ۱۸۷۱ء میں انٹرنس کا امتحان ہمارے ہی اسکول سے پاس کرکے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے تھے اور وہانسے کلکتہ جیولاجیکل کالج میں تعلیم پائی۔ یہہ افسر ہمارے مشن اسکول کا فخر ہے +

—ہمکو گورنمنٹ گزٹ پنجاب مطبوعہ ۱۲ اگست سے معلوم ہوا ہے کہ جو کارروائی سیلف گورنمنٹ کے بارے میں مدت سے ہو رہی تھی وہ اب اطلاع عام کے لئے شایع ہو گئی ہے۔ اُسمیں باتیں تو قابل لحاظ اور غور کے بہت ہیں لیکن سب سے ضروری یہہ ہے کہ گزٹ مذکور میں لکھا ہے کہ اہل ہنود میں سے جو کمیٹی میں شامل ہوگا اُسکو خطاب رائے بہادر اور جو اہل اسلام سے ہوگا اُسکو خطاب خان بہادر کا ایام ممبری میں عطا رہیگا۔ لیکن دیسی مسیحیوں کے واسطے کوئی خطاب نہیں چنا گیا ہے اسواسطے ہمارا سوال ہے کہ کیا دیسی مسیحی کمیٹی مذکورہ کے لئے منتخب نہ ہونگے اور اگر ہوں گے تو انکو کیا خطاب ملا کریگا۔ ہمکو یقین ہے کہ ہماری گورنمنٹ اسپر لحاظ کریگی۔ اور اس تیسری قوم پر جو بلحاظ لیاقت واستعداد وعزت وغیرہ وغیرہ ہر دو قوم مذکورہ بالا سے کم نہیں توجہ فرمائیگی +

—کسی مشہور عالم نے بڑی تحقیق اور تدقیق اور تاریخ و دیگر کتب کے مطالعہ کے بعد ایک فہرست ہر ایک صدی کے مسیحیوں کا جداگانہ شمار درج ہو نکالی ہے۔ اس فہرست کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی مذہب ہمیشہ ترقی کی طرف رجوع کرتا جاتا ہے اور اس سے مسیح کے اس قول کا بدیہی ثبوت ظاہر ہے کہ آسمان کی بادشاہت ایک رائی کے دانے کی مانند ہے جو اُگا اور بڑھا اور بڑا درخت ہوا اور چڑیوں نے اُسکو

مراسلات

ریمارک

رسالہ انفصال ولادت مسیح پر

یعنے آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی اور مولوی سید محمد مختار علی صاحب اور مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کے خیالات مندرجہ تفسیر القرآن ورسالہ محاکمۂ ولادت مسیح ورسالہ اشاعۃ السنۃ کی تردید مسیح کی پیدایش کے بارہ

میں

پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب کی تحقیق

اندنوں آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی نے اپنی **تفسیر القرآن** میں بہت مفصل اور مشرح لکھا ہے کہ۔ خداوند مسیح کی پیدایش باپ کے بغیر نہیں ہوئی بلکہ معمولی طور پر ہوئی ہے۔ اسپر مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ **اشاعۃ السنہ** میں آنریبل مولوی صاحب کے خیالات کی تردید کی ہے۔ گرچونکہ اس تردید کی بنا قرآن اور احادیث ہے اسلئے محقق عیسائیوں کے نزدیک وہ وقعت کے قابل نہیں اور نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ یوں انجیل کے واقعات گویا قرآن کی تصدیق کے محتاج ہیں حالانکہ ایسا نہیں۔ علاوہ اسکے ایک وجہ

عیسائیوں کے نزدیک انکی نا پسندیدگی کی یہہ بھی ہی کہ جہاں مولوی ابوسعید نے عیسائیوں کی مدد کی ہی وہاں اُنکے دین و ملت کو ضعیف اور کمزور بھی سمجھا ہی جو حقیقت کے برخلاف امر ہی +

(۲) آنریبل مولوی اور مولوی ابوسعید صاحبان کے خیالات پر مولوی سید محمد ممتاز علی صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہی جسکا نام **محاکمہ ولادت مسیح** ہی - اس رسالہ میں اس چھوٹے سید صاحب نے بڑے سید صاحب (آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ) کے خیالات کی تائید کی ہی اور مولوی ابوسعید صاحب کی تردید - پادری ٹھاکر داس صاحب نے اپنے اس رسالہ میں جسکا نام **انفصال ولادت مسیح** رکھا ہی - آنریبل مولوی صاحب اور نیز محمد سید صاحب کے خیالات کی تردید کی ہی اور مولوی ابوسعید صاحب سے بھی اتفاق رائے نہیں کیا - یہہ سب رسالے وغیرہ اسوقت غور اور فکر کے لیے ہمارے سامھنے پڑے ہیں اور ہم نے ان سب کو بالاستیعاب کر رسہ کر دیکھا ہی - اس میں شک نہیں کہ آنریبل مولوی صاحب گو انگریزی نہیں جانتے مگر بسبب کہن سال ہونے کے سبب سے اعلے درجہ کے تجربہ کار ہوشیار اور فصیح البیان ہیں چھوٹے سید صاحب البتہ الف - اے تک انگریزی علوم کا درجہ پاس کر چکے ہیں اور اس چھوٹی سی عمر میں انکو مذہبی امور کا بہت خیال رہتا ہی - مولوی ابوسعید صاحب انگریزی سے بالکل نا آشنا ہیں عربی وغیرہ سے ہی کام چلائے جاتے ہیں جہاں تک کہ اس زمانہ میں چل سکتا ہی +

پادری ٹھاکر داس صاحب نے اپنے رسالہ میں مندرجہ حاشیہ **چھہ بحثیں** لکھی ہیں

(۱) دیباچہ
(۲) مقدمہ
(۳) محاکمہ اول میں قانون قدرت سے بحث کی ہی
(۴) ایضاً دوم میں بحث عقلی لکھی ہی
(۵) " سوم میں نقلی بحث انجیل اقدس سے کی
(۶) خاتمہ

یہہ کشیش انگریزی اور یونانی اور عبرانی اور عربی اور فارسی اُردو و لٹین میں خوب دخل رکھتے ہیں - اور یہہ کہ ہمارے انگریز مشکلوں صرف خاصی اُردو اور کسیقدر عربی جاننے والوں کی مانند کچھ بھی اور بحث میں محض الزامی ہی جواب دینے سے نفرت کرتے ہیں بلکہ ہمیشہ مطابقی جواب دیا کرتے ہیں جیساکہ اکثر شائقین مذہبی اُمور کو اُنکے مندرجہ حاشیہ تصانیف سے واضح ہوا ہوگا - اُنکی تینوں تصانیفات ہی ہی ذواتی خاصیت سے یہانتک ... ہوئیں کہ ہر قوم اور

(الف) اظہار عیسوی بجواب کتاب اعجاز عیسوی مولوی رحمت اللہ صاحب اور وزیر خان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن سابق آگرہ -
(ب) الہام کی فلاسفی جو نیچری اہل اسلام اور برہمو صاحبوں کے مقابل لکھی گئی ہی -
(ج) رسالہ عدم ضرورت قرآن -

ملت والوں نے انکو قیمتاً خریدا اور باوجود مخالفت مذہبی کے انکو پسند کر کے قبولیت کا رتبہ بخشا - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انکی یہہ تصنیف کس پایہ کی ہی - چنانچہ ہم اس امر کا اظہار مراتب ذیل میں کرینگے +

آنریبل مولوی سید احمد خان بالقابہ نے اپنی تفسیر القرآن میں صاف لکھا ہی کہ خداوند مسیح بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے - اور اپنے اس دعوے پہ یہہ دلایل قائم کرتے ہیں کہ - اوّل تو یہہ امر خلاف قانون قدرت ہی - دوّم خود انجیل سے ثابت نہیں کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے - سوّم عقل بھی اس امر کی مقتضی نہیں کہ ایسا ہوا ہو +

مولوی ابوسعید نے سید صاحب کے اس ادعا کو قرآن اور احادیث سے رد کیا ہی - لیکن وہ ہمارے نزدیک رد نہیں ہوا کیونکہ سید صاحب جو خود قرآن کے قائل ہیں تفسیر کرتے وقت اُسی سے سند لیتے ہیں - اگر سید صاحب کی دانست میں قرآن اس مسئلہ کا قائل ہوتا تو انکو مجبوراً یا قرآن سے انکار کرنا پڑتا یا خداوند مسیح کی معجزانہ پیدایش سے صاف اقرار - چنانچہ مولوی محمد ممتاز علی نے اسپر بہت زور دیا ہی کہ قرآن اس مسئلہ میں عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق قائل نہیں - یہی وجہ ہی کہ پادری ٹھاکر داس مولوی ابوسعید کے خیال کے برخلاف اس بحث میں قرآنی مدد کے محتاج نہیں +

پادری ٹھاکر داس صاحب (دیباچہ میں) لکھتے ہیں کہ - مسیح کے بارہ میں مخالفوں نے پہلے بھی ایسی ایسی مخالفتیں کی ہیں جو مسیحی دین کے نامدار اور نامور محققوں سے جواب پا چکے ہیں اب ہند میں مولوی سید احمد خان بالقابہ نے گویا ان باتوں کو تازہ کر کے مسیح کے پرانے مخالفوں کی پیروی اور مریدی اختیار کی ہی کیونکہ جو جواب اُن مخالفوں کو ملے ہیں سید نے اُنسے عمداً چشم پوشی کی ہی الخ +

ہمارے نزدیک جو الزام **پادری صاحب** ممدوح نے سید صاحب پر لگایا ہی وہ ایسا بادلیل اور صحیح اور بدیہی ہی کہ جسمیں سر مو فرق نہیں - بے شبہ سید صاحب نے ایسا ہی کیا ہی - اگر سید صاحب کو اس بحث میں دیانت اور امانت منظور ہوتی تو وہ ایسا ہی کرتے کہ جہاں سے انھوں نے مخالفتوں کو نقل کیا ہی وہیں سے اُنکے جواب بھی نقل کر دیتے - پھر خواہ انکو پسند کرتے یا نہ کرتے مگر انکو نقل کر دینا بالکل دیانت کا مقتضا تھا +

پادری ولیم ہوپر صاحب ایم - اے سابق پرنسپل لاہور ڈیونٹی کالج اور حال پرنسپل الہ آباد ڈیونٹی کالج نے اپنی نادر کتاب **عقیدہ ماہیت مسیح** میں لکھا ہی کہ - ایبونی فرقہ والوں اور کرنتھی ملت والوں نے سنہ ۱۵۰ء اور سنہ ۲۳۵ء اور سنہ ۳۰۰ء

میں اس ماہیت سے صاف انکار کیا کہ۔ خداوند مسیح کواری سے پیدا ہوئے۔ اور پھر انکی مخاصمت یا غلطی کی وجہ لکھکر انکے جواب لکھے ہیں۔ پھر پادری صموئیل نوس صاحب ایم۔ اے نے اپنی عدیم النظیر کتاب شرح عقائد میں (جہاں اس عقیدہ کو کہ آیا خداوند مسیح کواری سے پیدا ہوئے عقلی اور فلسفی دلائل سے ثابت کیا ہے) اس مسئلہ کے مخالفوں کی مخالفتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور پھر انکے جواب لکھے ہیں اور علاوہ اسکے دنیا کے قدیم فیلسوفوں کے آبرو اور جدید حکما کی جان مرحوم سرور لارڈ بیکن کی نسبت لارڈ مکالے مغفور کہتے ہیں کہ۔ اس فخر المتقدمین والمتاخرین فلاسفر کی زندگی میں دینی ماہیتوں پر تمام یورپ میں سرگرمی کے ساتھہ تحقیقاتیں اور تدقیقاتیں گھر گھر مشتہر ہو رہی تھیں۔ اور فرقوں کے اختلاف کا ایک ایسا میدان پڑا ہوا تھا کہ علمی جنگ کو اس سے کچھہ نسبت نہ تھی۔ مسیحی دین کے مخالفوں کا شور و غل ایسا گونج رہا تھا کہ کان بہرے ہو ہو جاتے تھے۔ لیکن یہہ استاد کل فیلسوفوں کہ جسکے بچے فلسفہ کے روبرو ہر ایک ملک کے اور ہر ایک قوم کے علما اور فضلا کا چراغ ٹمٹماتا سا یا بالکل گل تھا دین عیسوی کا سچا پیرو تھا اور اسکو برحق سمجھتا تھا۔ علی الخصوص اسی نے دین مسیحی کی عظمت بیان کرکے اسی سے عجیب و غریب گتھیوں کے حل کرنے کا اقرار کیا۔ اور یہہ اسکا عقیدہ تھا کہ مسیح کواری سے پیدا ہوا جسکو اسنے نیچرل لا سے ثابت بھی کر دیا تھا ✠

انصاف اے ناظرین انصاف!!! ہمکو ہمارے ملک کے وسیع خیال آنریبل مولوی صاحب پر کیوں افسوس نہ آئے جنہوں نے اپنی محدود عقل اور محدود تجربہ کی بنا پر بے محابا لکھہ مارا کہ یہہ متنازعہ ماہیت خلاف نیچر ہو ✠

دونوں سید صاحبوں نے اس ماہیت میں نیچر کو بہت دخل دیا ہے۔ اسلئے ہم اب یہہ بہتر سمجھتے ہیں کہ جو جواب اس بارہ میں ہمارے کنیش العلم پادری ٹھاکر داس صاحب نے دیئے ہیں انہیں کا خلاصہ (جو انہوں نے مندرجہ عنوان رسالہ میں مفصلاً لکھے ہیں) نذر ناظرین کریں تاکہ منصف مزاج اور غور پسند ناظرین کو معلوم ہو کہ یہہ رسالہ نیچری اہل اسلام ممدوح کے قولوں اور رسالوں اور خصوصاً تفسیر القرآن سے عہدہ برا ہو سکتا ہے یا نہیں ✠

اولاً۔ مصنف انفصال ولادت مسیح نے مولوی سید ممتاز علی صاحب کے اس کلیہ کے جواب میں کہ نیچر کے قواعد غیر متغیر ہیں ثابت کر کے دکھلایا ہو کہ۔ نیچر کے قواعد متغیر پذیر ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم کی پیدایش نے دونوں سید صاحبان کے نیچر کے سلسلہ کو توڑ پھوڑ دیا ہے۔ اور پھر حضرت حوا کی پیدایش کی طرز نے بھی صاحبان ممدوح کے نیچر کی ایسی دھجیاں لی ہیں اور ایسے لتے لئے ہیں کہ کچھہ باقی نہیں چھوڑا۔ پادری صاحب موصوف نے کمال درجہ کی تفصیل کے ساتھہ ثابت کیا ہے کہ نیچر آور شے ہے اور خدا جو نیچر کا بھی بانی مبانی ہے ایک آور وجود ہے۔ حالانکہ مولوی سید احمد اور مولوی ممتاز علی صاحبان کی تصنیفات سے ایسا مستفاد ہوتا ہو کہ نیچر گویا خدا ہے اور خدا نیچر ہے۔ اگرچہ نہ بڑے سید صاحب نے نیچر کی تعریف کی ہے اور نہ چھوٹے سید صاحب نے لیکن اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ وہ خدا اور نیچر میں کچھہ امتیاز نہیں کرتے۔ جہاں ایسا حال تھا وہاں ایک ایسے مصنف پر جو الہی دین کے خادم ہونے کا دعوے کرتا ہو (جیسے کہ پادری ٹھاکر داس صاحب ہیں) یہہ بات لازم تھی کہ یا تو وہ بھی نیچر اور خدا میں کچھہ فرق نہ کرے اور یا اُن دونوں ماہیتوں کو الگ الگ کر کے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرے۔ حضرت آدم اور حوا کی پیدایش کے واقعہ سے نیچر کا ٹوٹ جانا ثابت کر کے انہوں نے اکتفا نہیں کیا بلکہ اور اور صحیح واقعات سے بھی اپنے اس دعوے کو ثابت کیا ہو (دیکھو انکا اصل رسالہ بحث قانون قدرت) ✠

الحق اسمیں کلام نہیں کہ بہت سے صریحی واقعات کے بیان کے بعد رسالہ مندرجہ عنوان کے مصنف نے خداوند مسیح کی معجزانہ پیدایش کو نیچر کے توڑنے والا واقعہ ثابت کر دیا ہو ✠

ثانیاً۔ رسالہ مذکور کے نامدار مصنف نے پہلے مرحلہ کو چھوڑ کر اصل امر یعنے خداوند مسیح کی معجزانہ پیدایش کو عقلی طور پر بھی درجۂ اثبات پر پہنچایا ہو۔ غور کرنے والی طبیعتیں اس مرحلہ کی مشکلات سے ناواقف نہ ہونگی کہ۔ فی الحقیقت عقل ایک ایسی شے ہے جس سے انکار ہو نہیں سکتا۔ اور یہہ کہ مذہبی ماہیت کا اثبات عقل سے ضرور ہونا چاہئے۔ مگر عقل سے کسی امر کی اثبات کی امداد اور شے ہے اور مذہب کا اسکو حکم بنانا دوسری بات ہے۔ مسیحی دین الہامی ہونے کا بھی دعوے کرتا ہے۔ پس عقل کا کام یہہ ہے کہ اس صداقت پر اپنی اطمینان کرے نہ صاحبان برہم دہرم کی طرح اسکی الہیات اور جدیات میں دخیل ہوکر اور اسکو کھینچ تان کر کچھہ کا کچھہ بناوے۔ انسان کی اگر آنکھہ نہو تو اسکے لئے آفتاب کا وجود عبث ہے لیکن جب آنکھہ ہو تو اسکا یہہ کام ہے کہ آفتاب سے روشنی اقتباس کرے نہ کہ اسکی بناء میں چون و چرا کی لب کھولے کوئی اور مذہب اگر عقل کے وجود سے متنفر ہو تو ہوا کرے الا عیسائی دین اس سے نفرت نہیں کرتا۔ اسکی وجہ یہہ ہو کہ الہام کے صحیح جاننے یا غلط ثابت کرنے کے لئے عقل کی بے شبہہ ضرورت ہے۔ لیکن اس سے زیادہ اسکا کوئی اور کام نہیں۔ ہر دو سید صاحبان عقل کے بھروسہ پر حد سے زیادہ بلند پروازی کرتے ہیں۔ لیکن انکا یہہ خیال جو نرا خیال ہی ہے اور کچھہ تجربہ اور تحقیق نہیں سخت دھوکا دینے والا ہے ✠



الخلص - پادری ٹھاکرداس صاحب نے مقلد اور علوم فلسفی سے ناواقف عیسائیوں کی طرح خداوند مسیح کی پیدایش کو معجزانہ پیدایش ثابت نہیں کیا بلکہ عقلی دلائل سے بھی ثابت کردیا ہی +

ثالثاً - مستند مصنف رسالہ انفصال ولادت مسیح نے گذشتہ دونوں مرحلوں کے بعد خداوند مسیح کی معجزانہ پیدایش کے اثبات کو جو غیرمعقول اور عقلی بین سے کیا گیا تھا ان دونوں کو بالائے طاق رکھکر الہامی نبوت کے زرین سلسلہ کو چھیڑا ہی - الحق اس صاف اور پاکیزہ اور دلچسپ ڈھنگ سے اس میدان میں قدم رکھا ہی کہ ہر ہر لفظ اور ہر ہر جملہ پر ناظرین رسالہ کو فدا کردیا ہی - کشیش العظم ٹھاکرداس صاحب کہتے ہیں کہ انجیل کا سب سے اول اور بھاری مسئلہ یہہ ہی کہ حضرت مریم

صدیقہ یوسف کے ساتھ اکٹھے آنے سے پیشتر

روح القدس سے حاملہ پائی گئی - اس آیت کی سند میں انہوں نے الہام کے بھاری دفتر توریت اور زبور اور صحائف انبیا اور انجیل کی سندیں ایسی متواتر و متوالی پیش کی ہیں کہ ان میں سے ایک بھی قرآن کی اکثر آیتوں کی طرح متشابہات کے قسم سے نہیں بلکہ بہت ہی صاف صاف اور بالکل بدیہی ہیں - یہہ الہام کا وہی بھاری دفتر ہی جسکو ہمارے بوڑھے سید (آنریبل مولوی صاحب) نے اپنی ۴۷۶ صفحہ کی تصنیف دی محمڈن کمنٹری

اون دی ہولی بیبل یعنے تبیین الکلام

فی تفسیر التوراۃ والانجیل علی ملت الاسلام میں بے تحریف و تنسیخ مان لیا ہی حتی کہ جسمیں ذرا بھی چون و چرا نہیں کی - اب ہمارے بڑے سید صاحب اور پھر چھوٹے سید صاحب کو آخذ الامرین سے چارہ نہوگا یعنی یا تو اس الہامی دفتر میں سے مقتبس آیات کو بے کم و کاست صحیح ماننا پڑیگا اور یا اپنے سات سو چہتر ۷۷۴ صفحہ والے دفتر پر قلم نسخ کھینچنی پڑیگی - اس بحث مباحثہ میں ایک اور امر بھی ظہور میں آیا ہی جو سچائی کا اصل خاصہ ہی یعنے خداوند مسیح کے مخالفوں کی زہر آمیز تقریروں میں انجیل اقدس کی آیات کا انتخاب زہر مہرہ کا کام کرتا جاتا ہوا

الحاصل - اس آخری امر میں بھی میدان انفصال ولادت مسیح رسالہ کے مصنف کے ہاتھ رہا اور ہر دو سید السادات کی عزت آشام ہوا میں پٹ پڑیں (دیکھو اصل رسالہ) +

فی الجملہ یہہ رسالہ انفصال ولادت مسیح اس قابل ہی کہ اسپر ایک مفصل **ری ویو** لکھا جاتا مگر افسوس کہ بوجوہات ہمکو فرصت نہیں اسلئے یہہ ہی چند کلمے لکھے گئے - اگر ہمکو پھر فرصت ہوئی تو خداوند نے چاہا تو ہم ری ویو بھی تذر ناظرین کرینگے - اب ہم ایک بات کہکر اس بیان کو ختم کرتے ہیں اور وہ بات یہہ ہی کہ - آنریبل مولوی سید احمد خاں بہادر اور مولوی سید ممتاز علی صاحب کا متنازعہ اعتراض ہمارے اس ملک ہند میں البتہ نیا ہی اور یہہ کہ پادری ٹھاکرداس صاحب کا جواب بھی نیا ہی - بڑے سید صاحب کے اس قسم کے خیالات پر اکثر اہل اسلام کو تعجب ہی مگر عیسائیوں کے نزدیک کوئی حیرت کا مقام نہیں - کیونکہ وہ جب ہند کے ممتاز فرقہ برہمو دھرم کے سرگروہ جناب بابو کیشب چندرسین صاحب اور سید صاحب کی تصنیفات میں امتیاز کرتے ہیں - تو بیشک دونوں کو مسیحی دین کے مخالف پاتے ہیں مگر تسپر بھی انکی معبود راے یہہ ہی کہ سید صاحب کا بیان یا انکے اعتراض نرے دنیوی فلاسفی کی بناپر ہیں سچی فلاسفی اور سچے گیان کے مطابق نہیں بلکہ انکو الہیات میں مس تک نہیں - سین صاحب کا بیان ایک ایسا بیان ہی کہ وہ دنیوی فانی جنزائی کے برخلاف عین خدا کی تلاش ہو روحانی کے موافق ہی - + پادری ٹھاکرداس صاحب نے اس نادر رسالہ میں باوجود اعلیٰ درجہ کے روحانی فاضل ہونے کے آنریبل مولوی صاحب کے دنیوی حملوں کا خوب مقابلہ کیا یہاں تک کہ آخر انکو بے بنیاد ثابت کرکے دکھلادیا - ہمکو امید ہی کہ جو نقصان بڑے سید صاحب کے خیالات سے اہل ہند کا کیا ہی اسکو پادری صاحب موصوف کی تحقیق پورا کردے گی - اور یہہ کہ اہل ہند بخوبی سمجھ لینگے کہ آنریبل مولوی صاحب بےسود جھگڑوں اور لاحاصل مباحثوں سے کچھ اپنا ہی نقصان نہیں کرتے بلکہ اور بہت نوجوانوں کی ابدی روحوں کو بگاڑ رہے ہیں - خیر سید صاحب یشعیاہ نبی کا قول یاد رکھیں کہ کوئی ہتھیار جو خدا کے برخلاف بنایا گیا کام نہ آئیگا +

راقم صمیم

بقیہ واقعات مسیح

چھٹا باب

مسیح کی جوانی

اسکو لوگ نجار کا لڑکا اور نجار بھی کہا کرتے تھے

دوسری صدی میں جسٹن مارٹر نامی مشہور عالم تھا وہ لکھتا ہی کہ مسیح نے کھیت کی لکڑی یعنے ہل اور ہل کے ڈنڈے بنا کے انسانوں کو خوش اخلاقی سے پاک روزی پیدا کرنے کا عمدہ نمونہ بتلایا مگر بعد میں بعض لوگ یہہ کہنے لگے کہ مسیح کے حق میں یہہ کہنا سخت بےادبی ہی کہ وہ اپنا وقت فکر معیشت میں صرف کیا کرتا تھا پھر وہ لوگ ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی کہتے ہیں کہ محض وہ دعا اور یاد خدا میں مصروف رہا کرتا تھا - ہم ان دونوں رائیوں کو ناظرین کے مذاق پر چھوڑ دیتے ہیں جو اچھی ہو وہ خود پسند کرلیں +

+ میں نے تبدیل الفاظ بسقدر زیادہ کیا چاہتا ہوں کہ اشتہار بازی کا کام کرکے اتفاقیہ حال کو مشہور کرنے کی غرض سے دین اور دنیا کے رشتہ کو ساتھ ملا دیا تاکہ اسکی تلقین بجبر دار جوگی پنے کی طرف ڈھل نہ جائے - حسام الدین +

(۵)۔ حضرت یوسف اور بی بی مریم کی غریبی اور غربیوں کی سی نہ تھی وہ اپنی اس حالت میں قانع اور خوش تھے۔ بی بی مریم بھی اپنی ہم طور عورتوں کی حالت کے موافق اپنے گھر کا انتظام کیا کرتی تھیں کھانا پکانا سودا سلف کرنا اور شام کو گھڑے پر جاکے پانی بھر لانے سے بھی ناصرہ میں اب تک ایک پانی کا کارخانہ ہے جسے بی بی مریم کا کارخانہ کہتے ہیں۔ تصویروں کے دیکھنے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ۲۵۰ یا ۳۰۰ برس گذشتہ ہوگئے لیکن رومن کیتھلک پادریوں اور مصوروں کو بی بی مریم اور حضرت یوسف کی سادی و بے عیب غریبی بدوضع معلوم ہوئی اسلئے انہوں نے اس خاندان کی حالت کو شاہی شان و تجمل سے تبدیل کر دیا اونکا یہہ خیال تھا کہ گو مسیح اپنی والدہ کے ساتھ ناصرہ میں تھا ایں ہمہ وہ جواہر جڑا ہوا جگمگاتا ہوا تخت پر بیٹھا کرتا تھا اسکے سر پر سبز کمخاب کا شامیانہ لگا ہوا تھا وہ زربفت کا لباس پہنے رہتا تھا اسکی صورت موم کی سی چکنی تھی مسیح کی اسطرح کی تعظیم کرنا گویا اسکی ہتک کرنا ہے۔ یا یوں کہئے یہہ ایسا ہے جیسا آفتاب کے سامنے مشعل جلانے کی سی ہیں۔ مٹھی بھر نمک سے سمندر کو نمکین بنانے کی سی ہیں۔ پھول کو باغ میں لیجا کے بیچنے کی سی ہیں*

باقی آیندہ

رپورٹ سالانہ کتب خانہ عام مشن الور

مورخہ ۱۵ اگست ۱۸۹۲ء

جو کہ ابتدائے تقرری مشن الور سے ایسا کوئی ذریعہ کہ جس سے سامعین خوشخبری انجیل کے کہ جنکو وہ بازار کی منادی یا اسکول کی تعلیم میں سنتے تھے اونکو کسی بات کا شک ہوتا اور وہ بذریعہ کتاب کے دیکھا چاہتے نہ تھا لہذا ہمارے بزرگ پادری ای۔ بی۔ سی جیمس صاحب نے کہ جو اب رخصتی ولایت کو تشریف لے گئے ہیں جو کہ مرد دانا اور تجربہ کار اور منادی انجیل میں نہایت سرگرم تھے تجویز کی کہ ایک کتب خانہ عام امدادی کہ جس میں ہر ایک مذہب کی کتاب ہر ایک زبان میں رکھی جاوے اور اخبارات اُردو و ہندی منگوائے جایا کریں اور ہر ایک شخص کو تھوڑا سا چندہ ڈالنے پر ہر قسم کی کتاب دیکھنے کا مجاز ہو کھولا جاوے۔ بموجب حکم کے منشی حسن علی صاحب کیٹیکسٹ نے جو مختی اور سرگرم آدمی ہیں بکثرت کی بابت اور محنت تمام آدمی تخمیناً چھ روپیہ ماہوار چندہ کے ہر ایک شخص کو ترغیب دیکر کہ جو اول میں اوسکے فوائد سے محروم تھے قرار دئے چنانچہ یہہ کتب خانہ بتاریخ یکم اگست ۱۸۹۱ء متصل لال دروازہ کہ جو گذرگاہ خاص و عام ہے بحضور ی جناب پادری بی۔ سی جیمس صاحب کھولا گیا اور جناب ممدوح و نیز منشی حسن علی صاحب نے چند کتب بطور ہدیہ علاوہ چندہ عطا فرمائیں اور کتب خانہ کا کل انتظام نگرانی وغیرہ کا مسو لال ماسٹر کو سکرٹری قرار دیکر تحویل کیا گیا کہ جسکے باعث سے یہہ کام عمدہ طور پر چلا اس کتب خانہ میں تخمیناً [illegible] اشخاص چندہ دینے والے ہیں غریبا و ثلث ہندو و مسلمان و ایک ثلث عیسائی ہیں گیارہ ماہ کے عرصہ میں تخمیناً [illegible] روپیہ چندہ کا وصول ہوا کہ جسکی اوسط [illegible] ماہوار ہوئی ماہ فروری سنہ حال میں جناب پادری جیمس صاحب رخصت پر ولایت کو تشریف لے گئے اور بجائے اُنکے پادری الگزنڈر ڈی گری صاحب کہ جو نہایت حلیم الطبع اور خوش خلاق اور منادی انجیل میں سرگرم ہیں خوش قسمتی ہم ممبران سے تشریف فرما ہوئے اونکی توجہ و جانفشانی و سخاوت کا اظہار اگر حرف بحرف اس رپورٹ مختصر میں کیا جاوے تو شاید رپورٹ طول و طویل ہو جاوے لہذا بدولت باگ قلم کو روک کر مختصر بیان کیا جاتا ہے جیسے پادری صاحب موصوف نے یک مشت [illegible] روپیہ واسطے خرید کتب کے عطا فرمائے اور بہت سی کتب وغیرہ بطور ہدیہ عطا فرمائیں اور ہر وقت رونق دہی اس کتب خانہ کے ملحوظ خاطر ہے اس سال میں آمدنی کتب خانہ سے تخمیناً [illegible] جلد کتب تخمیناً [illegible] روپیہ کی چھاپہ خانہ جات سے منگوائی گئیں اور تخمیناً [illegible] جلد بطور ہدیہ بعض بعض پادری صاحب و عیسائیان علاوہ عربی براہ مہربانی عطا فرمائیں علاوہ کتب کے یعنی پرچہ نورافشاں و دو کوکب ہند و دیگر قسم کے اخبار وغیرہ ہفتہ وار آتے ہیں اور ہر ہفتہ بہت سے ممبران مکان کتب خانہ میں فراہم ہوکر شغل اخبار خوانی کا کرتے ہیں اور اگر کسی صاحب کو کسی مذہب کی کتاب سے کچھ دیکھنا ہو تو وہ بھی دیکھتے ہیں اور اکثر کتب اپنے مکانات پر لیجا کر پندرہ بیس روز تک مطالعہ کرتے ہیں غرضکہ اس کتب خانہ سے فائدہ عظیم و کثیر مشترکان کتب خانہ کو ہوتا ہے علاوہ خرید کتب کے ہر ایک شے ضروری واسطے آرایش مکان مہیا کی گئی ہے فی الحال واسطے انصرام کتب خانہ کے کمیٹی صاحبان مندرجہ ذیل کی مقرر ہے پادری الگزنڈر ڈی گری صاحب چیرمن۔ منشی حسن علی صاحب کیٹیکسٹ ممبر۔ بابو رام کیول ملک صاحب ہیڈ ماسٹر ممبر۔ شیخ احسان علی صاحب مدرس ممبر۔ پنڈت بر لراین ممبر۔ منشی جلاس مہتمم دوکان مسی ہر اور بہ اصلاح اپنے صاحبان کے چند قوانین بنا بر اسلوبی کار کے مروج ہیں جنکا خلاصہ اگر کچھ بیان کیا جاوے تو ناظرین رپورٹ کو گراں معلوم ہوگا +

اوّل دفعہ۔ کتب خانہ ہر روز بجز یکشنبہ دو شنبہ کے ۷ بجے سے ۹ بجے تک یعنی گھنٹہ کے لئے کھلا رہیگا +

دوم دفعہ۔ مشترکان کتب خانہ سے جو شخص اخبار لیجایا کریں تو ۲۴ گھنٹہ کے اندر معائنہ کرکے واپس کیا کریں اور اگر کوئی کتاب لیجاویں تو دو ہفتہ کے بعد داخل کر سکتے ہیں اگر کتاب کلاں ہو اور مجوزہ وقت میں اُسکا دیکھنا ناممکن ہو تو اس صورت میں کہ کسی اَور مشترک کو ضرورت نہ ہو تو زیادہ بھی رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ فی ہفتہ بطور جرمانہ داخل کریں +

سوم دفعہ۔ کتاب برندہ کو کتاب حفاظت سے رکھنی

چاہئے درصورت تلف یا خراب کے قیمت دینی ہوگی +

چہارم دفعہ - ہر ہفتہ کمیٹی ممبران کتب خانہ میں فراہم ہو کر تدابیر شائستہ بنا بر ترقی کتب خانہ لحاظ کیا کرینگے اور کثرت رائے پر لحاظ ہوگا +

پنجم دفعہ - ہر ماہ کے شروع میں ایک جلسۂ کلان فراہم ہوا کریگا اور حسابات آمد و خرچ ملاحظہ ہوا کرینگے +

ششم دفعہ - مشترکان میں سے جو شخص اپنے نام کا چندہ بند کرنا چاہے تو آنے والے مہینے سے پانچ سات روز پہلے اطلاع دے اور اگر بعد شروع ہونے اُسی ماہ کے مستعفی ہوگا تو اس ماہ کا چندہ دینا ہوگا +

ہفتم دفعہ - بوقت فراہمی کمیٹی کے جو ممبر غیر حاضر ہوگا اور اُسکے عقب میں کوئی تجویز ہوگی تو غیر حاضر ممبر کو نکتہ چینی کا مجاز نہوگا +

اب اِس رپورٹ کو بخوف طوالت ختم کرتے ہیں اور نہایت عاجزی اور فروتنی سے خدا کے حضور میں ملتجی ہیں کہ وہ اس کام کو زیادہ تر برکت بخشے اور ناظرین رپورٹ سے اُمید ہے کہ وہ بھی اِس کار عظیم کے واسطے بحضور خداوند کریم دست بدعا رہیں + احقر العباد منوکلال

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۲۳ اگست ۱۸۸۲ء

دہلی - بارش ¼ ۱ انچہ ہوئی - ابھی اور بارش کی ضرورت ہے - صحت اچھی ہے - نرخ گران ہوتا جاتا ہے +

حصار - بارش کی اشد ضرورت ہے - صحت اچھی ہے - نرخ گران ہوتا جاتا ہے +

انبالہ - بارش ایک انچہ ہوئی - امساک بارش کے باعث فصل کو نقصان پہونچ رہا ہے - صحت اچھی ہے - نرخ غلہ بدستور ہے +

جالندھر - بارش کی بہت ضرورت ہے - صحت عمدہ ہے - نرخ بدستور ہے +

امرتسر - بارش کی ضرورت ہے - صحت اچھی ہے - نرخ بدستور ہے +

سیالکوٹ - بارش کی ضرورت ہے - صحت عمدہ ہے - نرخ بدستور ہے +

لاہور - بارش نہیں ہوئی - صحت اچھی ہے - نرخ بدستور ہے +

فیروزپور - بارش کی بہت ضرورت ہے - صحت عمدہ ہے - نرخ کسیقدر ارزاں ہوتا جاتا ہے +

ملتان - بارش نہیں ہوئی - صحت عمدہ ہے - نرخ بدستور ہے +

راولپنڈی - بارش ½ ۲ انچہ ہوئی - فصل عمدہ ہے - بعض مقامات میں بیماری سوشیان ہے - نرخ بدستور ہے +

شاہ پور - بارش ½ انچہ ہوئی - بخار پھیل رہا ہے - نرخ بدستور ہے +

ڈیرہ اسمعیل خان - بارش ½ ۱ انچہ ہوئی - بخار پھیل رہا ہے - اُمید فصل وغیرہ کی اچھی ہے - نرخ بدستور ہے +

پشاور - بارش نہیں ہوئی - صحت عمدہ ہے - نرخ بدستور ہے +

کیفیت عام - اضلاع دہلی - و حصار - و انبالہ - و امرتسر و فیروزپور میں بارش کی ضرورت ہے - ضلع شاہ پور - اور ڈیرہ اسمعیلخان میں بخار پھیل رہا ہے - عموماً صوبہ پنجاب کی صحت عمدہ ہے - نرخ غلہ اضلاع دہلی اور حصار میں گراں اور ضلع فیروزپور میں ارزاں ہوتا جاتا ہے دیگر اضلاع میں نرخ بدستور ہے +

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۲۵ اگست - سر گارنٹ ولسلی صاحب مقام مغفر میں ہیں - اُمید کیجاتی ہے کہ اتوار کے دن پیشقدمی ہوگی - کرنل گراہیم صاحب نے سوس ہولڈ کیولری اور ہونشڈ انفنٹری کے دستہ فوج سے مقام رعمسیس تک پہونچکر دشمن کی ہراول فوج کا مقابلہ کیا جنہوں نے اپنے توپ خانہ سے آتش زدگی شروع کی کرنل موصوف کی فوج کا نقصان بہت کم ہوا ہے - ہندوستان کی فوج کا ایک بڑا حصہ سویز کے نزدیک پہونچ گیا ہے - کچھ حصہ جہاز سے اُتر چکا ہے - مصر کی تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ عرابی پاشا کا اپنے مقام کا فرہاد دے چھٹنے کے آثار پائے جاتے ہیں - دشمن مقام ہلیوپلس کے متصل مورچہ بندی کر رہا ہے +

لنڈن - ۲۵ اگست ۱۸۸۲ء بوقت شام ایک سرکاری مراسلہ سے جو سر گارنٹ ولسلی صاحب کی جانب سے آیا ہے معلوم ہوا ہے کہ دشمن کے ساتھ کامیاب زد و خورد کے بعد وہ بند جو مقام مغفر میں میٹھے پانی کی نہر پر باندھا گیا تھا قبضہ کر لیا گیا ہے - دشمن کا مقابلہ جو امداد پاکر قریب دس ہزار سپاہی کے ہوگیا تھا ڈیڑھ ہزار انگریزی پیادگان و سواران نے کیا - سر گارنٹ ولسلی صاحب آج حملہ کرینگے +

قسطنطنیہ - ۲۵ اگست ۱۸۸۲ء باب العالی نے اشتہار دیا ہے کہ صوبہ کی ہل چل بند ہوگئی ہے اور امن و امان ہوگیا ہے +

لنڈن - ۲۶ اگست ۱۸۸۲ء مصر کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب نے کل امداد پاکر دشمن پر مقام رعمسیس میں حملہ کیا اور اُسکو بالکل پست پا کیا اور اُنکے کیمپ میں پانچ توپیں اسلحہ جنگ اور گولہ بارود اور ۷۵ ریل کی گاڑیں جنمیں کھانے کی چیزیں بھری ہوئی تھیں چھین لیں ہماری فوج اس لڑائی میں عمدہ طور سے لڑی اور ہمارا نقصان بہت کم ہوا +

سر گارنٹ ولسلی صاحب مقام طل کبیر کی طرف بڑھتے جاتے ہیں +

لنڈن - ۲۷ اگست ۱۸۸۲ء بوقت صبح جمعرات کی صبح کو سر گارنٹ ولسلی صاحب مقام مغفر کی نہر کے بند پر قابض ہوا اسکے بعد وہ تمام دن دشمن کے برخلاف جب تک کہ اسماعیلیہ سے امدادی فوج نہ آئی قایم رہا اور جمعہ کے روز پہونچتے ہی رعمسیس کی طرف بڑھا - رعمسیس کے قبضہ کے بعد سر گارنٹ ولسلی صاحب سے کوئی خبر نہیں

آئی ہی - مقام کفر یدا اور میں دشمن مورچہ بندی میں بڑی سرگرمی سے مشغول ہیں +

مقام کھمیل کے عربونکو امداد پہنچ چکی ہی - یقین کیا جاتا ہی کہ وے پورٹ سعید کیطرف بڑھنے کا خیال کرتے ہیں +

عربی پاشا کے بہت سے افسر اُسے چھوڑتے جاتے ہیں +

قسطنطنیہ - ۲۷ اگست ۱۸۸۲ء باب عالی عربی پاشا کو باغی مشتہر کرنے کو راضی ہوگئی ہی - اور جنگی کیونشن کو جو انگلستان کی طرف سے پیش کیا گیا ہی منظور کر لیا ہی +

لنڈن - ۲۸ اگست ۱۸۸۲ء بوقت صبح جنرل سر ہی ملی صاحب کی فوج نے کل کفر یدا ور پر توپیں چلانا شروع کر دیا ہی دشمن کی طرف کا جواب بہت ہی کمزور تھا - گمان غالب ہی کہ عربی پاشا کی فوج اس مقام سے ہٹ گئی ہی +

اسماعیلیہ اور رعمسیس کے درمیان کی ریل کی سڑک مرمت کی گئی - بنگال کیولری مقام اسماعیلیہ میں پہنچ گئی ہی اور سامنے کی طرف بھیجی جائیگی +

لنڈن - ۲۸ اگست ۱۸۸۲ء بوقت شام ایک مراسلہ سے جو اتوار کے روز کا سر گارنٹ ولسلی صاحب کیطرف سے آیا ہی معلوم ہوا ہی کہ جمعرات اور جمعہ کی لڑائی سے بڑے نتایج نکلے ہیں - دشمن بالکل پست پا کئے گئے تھے اور مقام زغازغ کی طرف اپنے ہتھیار - سٹور - اور کیمپ چھوڑ کر بھاگ گئے +

شملہ ۲۸ اگست ۱۸۸۲ء خبر ہی کہ کلیبیا کے سردار نے جنگ مصر کے بارے میں امداد پیش کی ہی +

لنڈن - ۲۸ اگست ۱۸۸۲ء بوقت شام تازہ خبر سے معلوم ہوا ہی کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب کی فوج ہراولی میں کل امن و امان تھا اور اسکی کیولری فوج نے میٹھے پانی کی نہر کی قصاصین روک پر قبضہ کر لیا ہی +

لودیانہ

۲۶ اگست کی شام کو نہایت ہی زور شور سے بارش ہوئی اور ہوا کی تندی و تیزی بکثرت تھی جسکے صدمہ سے صدہا درخت جڑ سے اُکھڑ گئے اور پیر کے روز بھی تھوڑی بارش ہوگئی ہی اور اب تک ابر محیط ہی +

شہر میں سیلف گورمنٹ کا انتظار نہایت شوق سے ہو رہا ہی بوڑھے لوگ جو چراغ سحری کا حکم رکھتے ہیں یہہ شعر پڑھتے ہیں +

حسرت نہ رہے دل میں ذرہ شکل دکھا جا
مہمان ہم ایک دم کے ہیں بلکہ کوئی پل کے

حصہ اوّل مشیر نسوان اُردو

اس نایاب رسالہ کی ایک کاپی ہر صاحب اولاد کے گھر میں ضرور ہو) یہہ نئے طرز و انداز کا رسالہ جو عورتوں کے لئے بمنزلہ تجربہ کار دایہ کے اور نوجوانوں کیواسطے بمرتبہ شفیق طبیب کے ہی والدین کو بچوں کی پرورش کے اصل اور کم خرچ طریقے سکھلاتا ہی جو صاحب چاہیں ۴ قیمت بھیجکر حافظ فخر الدین ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور سے منگوا لیں +

ایک مسیحی اُستادنی اور ایک مسیحی میٹرن کی ضرورت

عیسائی لڑکیوں کے بورڈنگ اسکول کے لئے ایک عیسائی میٹرن یعنے (لڑکیوں کو سنبھالنے والی بی بی) درکار ہی - تنخواہ ماہواری ۱۰ سے ۱۵ تک ملیگی - اور ایک زنانہ عیسائی اُستادنی کی بھی جو ہندی پڑھا سکے ضرورت ہی - کام یکم نومبر ۱۸۸۲ء سے شروع ہوگا - درخواست معہ اسناد مس صاحبہ مندرجہ ذیل کی خدمت میں روانہ کرنی چاہئے +

المشتہر

مس اینڈرسن صاحبہ از نصیر آباد راجپوتانہ



اُستاد کی ضرورت

چرچ سکاٹلنڈ مشن اسکول وزیر آباد میں ایک مدرس ریاضی دان کی ضرورت ہی - جس کسی کو نوکری کرنی منظور ہو درخواست اپنی معہ اسناد کے خدمت میں جناب پادری ینگسن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن اسکول وزیر آباد کے کرے فی الحال تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ملیگی +

المشتہر

پادری ینگسن صاحب از گجرات

اشتہار

ہمارے پاس ایک ایسا دیسی مسیحی جو مڈل اسکول کا ہیڈ ماسٹر رہ چکا ہی انٹرنس پاس شدہ ہی اور کچھ عرصہ تک کالج میں تعلیم پائی ہی - اگر کسی صاحب کو ایسے لیاقت دار شخص کی ضرورت ہو تو وہ ہم سے خط و کتابت کرے +

مہتمم نور افشاں

اشتہار

رسالہ سیرت المسیح والمحمد

مصنفہ بزرگ پادری جے - ایل ٹھاکر داس صاحب مشنری پسرور رسالہ مذکور جس میں خداوند مسیح کی سیرت اور محمد کی خصلت کا نہایت خوبی اور وضاحت کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہی ہمارے پاس چھپنے کی غرض سے پہنچا ہی سو اُسکے طبع کرنے سے پیشتر بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہی - کہ شائقین نجات اسکی خریداری کی درخواستیں بہت جلد اس خاکسار کے پاس بھیجدیں - خاطر خواہ درخواستیں پہنچنے پر شروع ہو جائیگا اور بہت جلد تیار ہوگا +

قریباً ۱۰۰ صفحہ کا رسالہ ہوگا کاغذ نفیس چھپائی کی صفائی کے لئے بہت کوشش کیجائیگی قیمت ۱ ر ۶ پائی معہ محصول ڈاک قرار پائی ہی +

المشتہر

رحمت مسیح مہتمم مشن پریس سیالکوٹ